روزنامہ الفضل ربوہ

فون 449

رجسٹرڈ نمبر ایل 5254

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 159 | اتوار 27 صفر 1417ھ 14 وفا 1375ہش 14 جولائی 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دین حق انسان کو چست اور ہوشیار اور مستعد بنانا چاہتا ہے

تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے لئے بن جاؤ۔ دنیا تمہاری مقصود بالذات نہ ہو۔ میں اس لئے بار بار اس ایک امر کو بیان کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہی ایک بات ہے جس کے لئے انسان آیا ہے۔ اور یہی بات ہے جس سے وہ دور پڑا ہوا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم دنیا کے کاروبار چھوڑ دو۔ بیوی بچوں سے الگ ہو کر کسی جنگل یا پہاڑ میں جا بیٹھو۔ (دین حق) اس کو جائز نہیں سمجھتا۔ اور رہبانیت (دین حق) کا منشاء نہیں۔ (دین حق) انسان کو چست اور ہوشیار اور مستعد بنانا چاہتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا تعالیٰ نے اپنی قضاء و قدر کے راز مخفی رکھے ہیں اور اس میں ہزاروں مصالح ہوتے ہیں۔ میرا تجربہ ہے کہ کوئی انسان بھی اپنے معمولی مجاہدات اور ریاضات سے وہ قرب نہیں پا سکتا جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ابتلاء آنے پر پا سکتا ہے۔ زور کا تازیانہ اپنے بدن پر کون مارتا ہے۔ خدا تعالیٰ بڑا رحیم و کریم ہے۔ ہم نے تو آزمایا ہے ایک تھوڑا سا دکھ دے کر بڑے بڑے انعام و اکرام عنایت فرماتا ہے۔ وہ جہان ابدی ہے۔ جو لوگ ہم سے جدا ہوتے ہیں وہ تو واپس نہیں آسکتے ہیں ہاں ہم جلدی ان کے پاس چلے جاویں گے۔ اس جہان کی دیوار کچی ہے اور وہ بھی گرتی جاتی ہے سوچنے والی بات یہ ہے کہ یہاں سے انسان نے لے ہی کیا جانا ہے اور پھر انسان کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ کب جانا ہے۔ جب جائے گا بھی تو بے وقت جائے گا اور پھر خالی ہاتھ جائے گا۔ ہاں اگر کسی کے پاس اعمال صالحہ ہوں تو وہ ساتھ ہی جائیں گے۔ بعض آدمی مرنے لگتے ہیں تو کہتے ہیں میرا اسباب دکھا دو اور ایسے وقت میں مال و دولت کی فکر پڑ جاتی ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 287)

تحریک وقفِ عارضی اصلاح اور محاسبہ کے لئے جاری کی گئی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

انسان کا یہ فرض ہے کہ وہ (کلام الٰہی) کو مہجور نہ بنائے اور اس کی تعلیم کو نہ بھلائے کیونکہ یہ ایک ایسی بھول ہے جس سے نسلیں تباہ ہو جاتی ہیں اور علاقے کے علاقے مردہ ہو جاتے ہیں تب انہیں از سر نو زندہ کرنے کے لئے اور انہیں از سر نو انسانی شرف عطا کرنے کے لئے ایک دوسرا ذیلی نظام حرکت میں آتا ہے۔

حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کی جماعت کے ذمہ جو کام ہے وہ ایک تسلسل کو چاہتا ہے۔ جو مصلح آتے ہیں وہ کلی طور پر تو نہیں لیکن ایک حد تک تسلسل ٹوٹنے کے بعد آتے ہیں۔ ہمارے سپرد جو کام ہے اسے مسلسل حرکت میں رہنا چاہئے اور آگے بڑھنا چاہئے۔ ہم کسی جگہ کھڑے نہیں ہو سکتے پیچھے ہٹنے کا تو سوال ہی نہیں۔ اس لئے جہاں اور بہت سے نظام قائم کئے گئے مثلاً تحریک جدید ہے' وقف جدید ہے' وہاں وقف عارضی بھی ہے۔ اور ہزار قسم کی کوششیں ہیں جو جماعت کے اندر جاری ہیں تاکہ جماعت اپنے مقام کو یاد رکھے اور مقام یہ ہے کہ کلام الٰہی کو دنیا میں پھیلانے کی ذمہ داری ان کے اوپر عائد ہوتی ہے۔ مگر دوست اس بات کو نہ بھولیں کہ کلام الٰہی کو پھیلانے کی جو ذمہ داری ہے وہ تقاضا کرتی ہے کہ کلام الٰہی کو پھیلانے سے پہلے ہم خود اسے جاننے والے ہوں۔ اس کے علوم سے واقف ہوں۔ دوسروں کو یہ کہنے سے پہلے کہ بڑی حسین اور عجیب تعلیم ہے اس پر عمل کرو خود اس پر عمل کرنے والے ہوں۔ دوسروں کو یہ کہنے سے پہلے کہ اپنے بتوں کو توڑ و اور جلا دو' خود اپنے صحن سینہ کو ہر قسم کے بتوں سے پاک کرنا چاہئے۔ اس کے بغیر تو کوئی دوسرا آدمی ہماری بات نہیں مانتا۔

باقی صفحہ 7 پر

یاد رکھو کہ گناہ سے پاک ہونا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح

○ مکرم مظفر احمد صاحب ابن مکرم عبد القادر صاحب 17/6 کرم آباد وحدت روڈ لاہور کا نکاح ہمراہ محترمہ امتہ الزمرد ورک صاحبہ بنت مکرم چوہدری ارشاد احمد صاحب ورک ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان گلشن راوی لاہور بعوض مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ دار الذکر لاہور نے مورخہ 96-4-19 کو قبل جمعہ پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے کہ رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

○ عزیزہ مکرمہ شکیلا پروین صائمہ صاحبہ بنت مکرم ملک محمد اسحاق صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ کا نکاح مکرم محمد اشرف عامر صاحب ابن مکرم محمد اسماعیل صاحب ناصر آباد ربوہ سے مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر 96-5-6 کو بعد عصر بیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے پڑھا۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کی درخواست دعا ہے۔

○ مکرم طاہر محمود صاحب حال کینیڈا ابن مکرم میاں عبد المالک صاحب (وفات یافتہ) کا نکاح مورخہ 24۔مارچ 1996ء کو عصر کے بعد بیت المبارک ربوہ میں عزیزہ مکرمہ سیمرا باسط صاحبہ بنت مکرم مرزا عبد الباسط صاحب دار النصر غربی ربوہ کے ہمراہ مبلغ دس ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ نے پڑھا۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم محمد شعیب طاہر صاحب مربی سلسلہ کی والدہ صاحبہ بعارضہ انجائنا بیمار ہیں فضل عمر ہسپتال سے علاج جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ عطا فرمائے۔

○ مکرمہ بشیراں بی بی اہلیہ مکرم عبد الستار صاحب محلہ طاہر آباد ربوہ بعارضہ فالج بیمار ہیں اور آجکل چلنے پھرنے سے بھی معذور ہیں خوراک نلکی کے ذریعہ دی جا رہی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

4 وفا 1375 ہش — 14 - جولائی 1996ء

دعا کی شرائط

کون نہیں چاہتا کہ اس کی دعا قبول ہو اور کون نہیں چاہتا کہ جب وہ کسی اور سے دعا کے لئے کہے تو اس کے حق میں اس دوسرے شخص کی دعا بھی قبول ہو۔ دعا تو کی ہی اس لئے جاتی ہے کہ ہم کوئی بات حاصل کرنا چاہتے ہیں کوئی شر درپیش ہوتا ہے اور اس سے بچنا چاہتے ہیں۔ اپنی زندگی کو بہتر بنانے کی خواہش ہوتی ہے۔ دنیاوی طور پر بھی اور روحانی طور پر بھی اور ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ یہ سب کچھ تیرے ہاتھ میں ہے تو ہماری مدد فرما۔ اور ہماری دعا کو قبول کرتے ہوئے ہم کو وہ کچھ عطا کر جو ہم مانگ رہے ہیں۔ لیکن کیا اتنی ہی بات کافی ہے کہ ہم نے جیسے کیسے بھی خدا تعالیٰ کے سامنے اپنی خواہش کا اظہار کر دیا۔ اور پھر سمجھنے لگے کہ چونکہ خدا تعالیٰ دعائیں قبول کرتا ہے ہماری دعا بھی قبول ہو جائے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ جس طرح زندگی کے تمام شعبوں کے ساتھ یہ بات منسلک ہے کہ ہمیں جو کچھ بھی کرنا ہے اس کے لئے شرائط ہوتی ہیں۔ اگر وہ شرائط پوری نہ کی جائیں تو وہ کام پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا۔ اگر ہم نے کہیں جانا ہے تو ہمیں نہ صرف اپنی منزل کا علم ہونا چاہئے بلکہ منزل کے راستے کا بھی اور پھر شرط یہ ہے کہ اسی راستہ پر چلا جائے۔ یہ نہیں کہ منزل تو بالکل ہمارے سامنے ہو اور ہم دائیں طرف کو چل دیں۔ یا بائیں طرف کو چل دیں۔ منزل پر پہنچنے کی شرط یہ ہے کہ وہ راستہ جو منزل کو جاتا ہے اسی پر چلا جائے۔ اسی طرح زندگی کے ہر شعبے میں ہمیں جو کام بھی کرنا ہوتا ہے چھوٹے سے چھوٹا یا بڑے سے بڑا اس کے لئے کچھ شرائط ہوتی ہیں۔ کچھ شرائط تو کھل کر سامنے آجاتی ہیں اور کچھ شرائط مخفی طور پر اور لاشعوری طور پر ہمارے اندر موجود ہوتی ہیں۔ ان کی مطابقت ہی سے ہم اپنا مقصد حاصل کر سکتے ہیں۔

جہاں تک دعا کا تعلق ہے اس کی بھی کچھ شرائط ہیں۔ مانگ لیا ہم نے اور یہ سمجھا کہ اب ضرور مل جائے گا۔ یہ بات درست نہیں ہے۔ مانگنے کے لئے کچھ شرائط ہیں۔ آخر خدا تعالیٰ سے مانگنا ہے۔ خدا تعالیٰ جو کچھ ہمیں دے گا اس کے لئے شرائط پوری ہونی چاہئیں۔ مثلاً دعا کی ایک شرط یہ ہے کہ انسان کے دل میں اضطرار پیدا ہو۔ یہ نہیں کہ بیٹھے بٹھائے کچھ چند الفاظ کہہ دیئے اور یہ سمجھنے لگے کہ یہ بات پوری ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ انسان کے دل کے اضطرار کو دیکھتا ہے۔ اور اضطرار اس بات کی دلیل ہوتی ہے کہ انسان کو اس چیز کی واقعی ضرورت ہے یا وہ ضرورت سمجھتا ہے۔ جتنی زیادہ ضرورت سمجھتا ہے اتنا ہی خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کا جواب ملتا ہے اگر وہ محض کچھ الفاظ کہتا رہے تو ان الفاظ کا کوئی اثر بھی نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر بات اس کے دل سے نکلے اور اسے شدت سے اس بات کا احساس ہو کہ مجھے یہ چیز چاہیے بھی اور دینے والا بھی صرف خدا ہے تو اس کی دعا یقیناً قبول ہو گی۔ پھر اللہ تعالیٰ کے متعلق اسے یقین ہونا چاہئے کہ وہ سب قدرتوں کا مالک ہے۔ اور جو کچھ اسے علم ہے وہ ہمیں علم نہیں۔ ہمیں اپنے متعلق بھی بہت سی باتوں کا علم نہیں۔ لیکن خدا جانتا ہے ہم جس بات کو اپنی ضرورت سمجھتے ہیں ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے علم میں وہ ہماری ضرورت ہی نہ ہو۔ اور ضرورت ہو بھی تو پوری ہو جانے کی وجہ سے ہمیں کوئی نقصان پہنچ جائے۔ پس اللہ تعالیٰ کی قدرتوں پر یقین ہونا چاہئے۔ اور اس بات پر بھی کہ اگر وہ دے گا تو یہ بھی ہماری سعادت ہو گی اور اگر وہ نہیں دے گا پھر یہ بھی ہماری سعادت ہو گی۔ کیونکہ اس کے نہ دینے کا عمل بھی ہماری ہی بہبود کے لئے ہوتا ہے۔ وہ خوب جانتا ہے کہ ہمارے لئے کیا کچھ مفید ہے اور کیا کچھ نہیں۔

پس جب تک ہمارے دل میں اضطرار پیدا نہ ہو اور جب تک ہمارے دل میں خدا کے متعلق یہ یقین نہ پیدا ہو کہ وہ ہمیں سب کچھ دے سکتا ہے لیکن دیتا وہ کچھ ہے جو ہمارے لئے مفید ہوتا ہے اس وقت تک دعا کو حقیقی طور پر دعا نہیں کہا جا سکتا۔ ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ انسان کے دل میں اگر تقویٰ اور راست بازی ہو تو یہ دونوں چیزیں خدا تعالیٰ کو خوش کرنے والی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ نہ صرف وہ ہماری دعائیں سنتا ہے بلکہ از خود بن مانگے بھی ہمیں بہت کچھ دیتا ہے۔

پس ہمیں ان باتوں کو مدنظر رکھ کر دعائیں کرنی چاہئیں اور اپنی دعاؤں کے متعلق حتی الامکان یہ یقین پیدا ہو جانا چاہئے کہ وہ قبول ہوتی ہیں۔ اسی رنگ میں یا کسی اور رنگ میں۔ جس رنگ میں بھی خدا تعالیٰ چاہے۔

○

خشت باری کس نے کی ہے پھینکتا ہے کون پھول
دیکھ تاریخِ مذاہب اور اصولوں کو نہ بھول

کس نے رکھا دشمنوں کے سر پہ بھی شفقت کا ہاتھ
اور سر پر ڈالتا تھا کون اپنی چھت سے دُھول

راحتیں کس نے بکھیریں خوشدلی سے اردگرد
کس نے لمحہ لمحہ یہ چاہا کہ ہو کوئی ملول

کس طرح کے لوگ ہیں جو غصب کرتے ہیں حقوق
کن سے تاریخی حقیقت بن گئی حلف الفضول

کون کہتا ہے کماؤ شوق سے رزقِ حلال
کس نے زہر آلود کھانے کا کہا "کیجے قبول"

کاٹتا ہے منصفی سے کون جھگڑوں کی بناء
کون ہیں جن سے ہر اک جھگڑا پکڑ جاتا ہے طول

چشمِ وا سے دیکھ گوشِ ہوش سے ہر بات سن
کون کیا کہتا ہے اور ہیں مستند کس کے اصول

آج بھی تو موردِ قہرِ خدا بنتے ہیں لوگ
آج بھی ہوتا ہے کچھ لوگوں پہ رحمت کا نزول

زندگی گر نیک خُو بن کر گذاری جا سکے
ہو نسیم آسان افضالِ الٰہی کا حصول

نسیم سیفی

1-2-88

مدیر میں ہوں، مگر آپ کا ہے یہ اخبار
مجھ سے پوچھیں جو چاہتے ہیں آپ
میں وضاحت کروں گا ہر شئے کی
آپ ہی تو ہیں اس کے مائی باپ

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

6- جنوری 1900ء

عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت کے بارے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا:-

"فحشاء کے سوا باقی تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئیں- ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں- ہم کو خدا نے مرد بنایا ہے- درحقیقت ہم پر اتمام نعمت ہے- اس کا شکریہ یہ ہے کہ ہم عورتوں سے لطف اور نرمی کا برتاؤ کریں-"

اسی طرح عورتوں کی تربیت کے سلسلہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا:-

"انسان کو چاہئے کہ عورتوں کے دل میں یہ بات جمادے کہ وہ کوئی ایسا کام جو دین کے خلاف ہو کبھی بھی پسند نہیں کر سکتا اور ساتھ ہی وہ جابر اور ستم شعار نہیں کہ اس کی کسی غلطی پر بھی چشم پوشی نہیں کر سکتا-"

عورتوں کی اصلاح کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں:-

"اگر تم اپنی اصلاح چاہتے ہو تو یہ بھی لازمی امر ہے کہ گھر کی عورتوں کی اصلاح کرو-"

حضرت بانی سلسلہ کو عورتوں کی تربیت اور ان کو دین سکھانے کا اتنا خیال تھا کہ آپ نے اپنی مشہور تصنیف "کشتی..." میں چند صفحات عورتوں کے لئے مختص فرمائے جن میں ان بدعات اور برائیوں کے دور کرنے کی طرف توجہ دلائی جو اس زمانہ میں خواتین میں رائج تھیں- حضرت بانی سلسلہ کی یہ قیمتیں نصائح درج ذیل کی جاتی ہیں- ہر عورت کو انہیں بار بار پڑھتے رہنا چاہئے اور اپنے نفس کا جائزہ لیتے رہنا چاہئے- حضرت صاحب تحریر فرماتے ہیں-

عورتوں کو کچھ نصیحت ہمارے اس زمانہ میں بعض خاص بدعات میں عورتیں بھی مبتلا ہیں- وہ تعدد نکاح کے مسئلہ کو نہایت بری نظر سے دیکھتی ہیں گویا اس پر ایمان نہیں رکھتیں- ان کو معلوم نہیں کہ خدا کے (احکامات) ہر ایک قسم کا علاج اپنے اندر رکھتے ہیں- پس اگر (-) تعدد نکاح کا مسئلہ نہ ہوتا تو ایسی صورتیں جو مردوں کے لئے نکاح ثانی کے لئے پیش آجاتی ہیں- اس (دینی قانون) میں ان کا کوئی علاج نہ ہوتا- مثلاً اگر عورت دیوانہ ہو جائے یا مجذوم ہو جائے یا ہمیشہ کے لئے کسی ایسی بیماری میں گرفتار ہو جائے جو بیکار کر دیتی ہے یا اور کوئی ایسی صورت پیش آجائے کہ عورت قابل رحم ہو مگر بیکار ہو جاوے اور مرد بھی قابل رحم ہو کہ وہ تجرد پر صبر نہ کر سکے تو ایسی صورت میں مرد کے قویٰ پر یہ ظلم ہے کہ اس کو نکاح ثانی کی اجازت نہ دی جاوے- درحقیقت خدا (کے احکام) نے انہیں امور پر نظر کر کے مردوں کے لئے یہ راہ کھلی رکھی ہے- اور مجبوریوں کے وقت عورتوں کے لئے بھی راہ کھلی ہے کہ اگر مرد بیکار ہو جاوے تو حاکم کے ذریعہ سے خلع کرالیں جو طلاق کے قائم مقام ہے- خدا کا (دینی قانون) دوا فروش کی دکان کی مانند ہے پس اگر دکان ایسی نہیں ہے جس میں سے ہر ایک بیماری کی دوا مل سکتی ہے تو وہ دکان چل نہیں سکتی- پس غور کرو کہ کیا یہ سچ نہیں کہ بعض مشکلات مردوں کے لئے ایسی پیش آجاتی ہیں جن میں وہ نکاح ثانی کے لئے مضطر ہوتے ہیں- وہ (دینی تعلیم) کس کام کی جس میں کل مشکلات کا علاج نہ ہو (-) اے عورتو! فکر نہ کرو جو تمہیں کتاب ملی ہے (-) اس کتاب میں جیسے مردوں کے حقوق محفوظ ہیں عورتوں کے حقوق بھی محفوظ ہیں- اگر عورت مرد کے تعدد ازدواج پر ناراض ہے تو وہ بذریعہ حاکم خلع کرا سکتی ہے- خدا کا یہ فرض تھا کہ مختلف صورتیں جو (-) پیش آنے والی تھیں (اپنے احکام) میں ان کا ذکر کر دیتا (-) سو تم اے عورتو! اپنے خاوندوں کے ان ارادوں کے وقت کہ وہ دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں خدا تعالیٰ کی شکایت مت کرو بلکہ تم دعا کرو کہ خدا تمہیں مصیبت اور ابتلاء سے محفوظ رکھے- بے شک وہ مرد سخت ظالم اور قابل مؤاخذہ ہے جو دو جوروئیں کر کے انصاف نہیں کرتا- مگر تم خود خدا کی نافرمانی کر کے مورد قہر الٰہی مت بنو- ہر ایک اپنے کام سے پوچھا جائے گا اگر تم خدا تعالیٰ کی نظر میں نیک بنو تو تمہارا خاوند بھی نیک کیا جاوے گا- اگرچہ (کلام الٰہی) نے مختلف مصالح کی وجہ سے تعدد ازدواج کو جائز قرار دیا ہے لیکن قضا و قدر کا قانون تمہارے لئے کھلا ہے- اگر (حکام الٰہی) قانون تمہارے لئے قابل برداشت نہیں تو بذریعہ دعا قضا و قدر کے قانون سے فائدہ اٹھاؤ کیونکہ قضا و قدر کا قانون (احکام الٰہی) کے قانون پر بھی غالب آجاتا ہے- تقویٰ اختیار کرو- دنیا سے اور اس کی زینت سے بہت دل مت لگاؤ- قومی فخر مت کرو- کسی عورت سے ٹھٹھا ہنسی مت کرو- خاوندوں سے وہ تقاضے نہ کرو جو ان کی حیثیت سے باہر ہیں- کوشش کرو کہ تم معصوم اور پاک دامن ہونے کی حالت میں قبروں میں داخل ہو- خدا کے فرائض (-) سستی مت کرو- اپنے خاوندوں کی دل و جان سے مطیع رہو- بہت سا حصہ ان کی عزت کا تمہارے ہاتھ میں ہے سو تم اپنی اس ذمہ داری کو ایسی عمدگی سے ادا کرو کہ خدا کے نزدیک صالحات قانتات میں گنی جاؤ- اسراف نہ کرو اور خاوندوں کے مالوں کو بیجا طور پر خرچ نہ کرو- خیانت نہ کرو- چوری نہ کرو- گلہ نہ کرو- ایک عورت دوسری عورت یا مرد پر بہتان نہ لگاوے-

---

ارشادات امام جماعت احمدیہ الثانی

لجنہ کالم

فرماتے ہیں:-

پھر بچہ ہی سے روح پیدا ہوتی ہے- عام لوگوں کا خیال ہے کہ بچہ تو ماں باپ سے پیدا ہوتا ہے روح کہیں آسمان سے آجاتی ہے- جو اللہ تعالیٰ کے پاس پہلے ہی موجود ہوتی ہے- مگر یہ خیال روح کی نسبت غلط ہے صحیح یہ ہے کہ روح بھی ماں باپ سے ہی پیدا ہوتی ہے- اور یہ ایک بے ہودہ اور لغو خیال ہے کہ بچہ تو ماں باپ سے پیدا ہوتا ہے اور روح آسمان سے آتی ہے- یہ آریوں کا خیال ہے- کہ روح ہمیشہ سے چلی آتی ہے- اس طرح خدا روح کا خالق تو نہ ہوا- سورۃ دہر میں اللہ تعالیٰ ماں کے پیٹ میں بچہ کے نشوونما کو اس طرح بتاتا ہے کہ جس وقت دنیا میں اس کا کوئی مذکور نہ تھا- ہم نے چند چیزوں کے خلاصہ سے اس کو سمیع اور بصیر انسان بنایا- اور یہ اسی غذا کا خلاصہ ہے جو ماں باپ کھاتے تھے- بچے کی پیدائش اور روح کی مثال اس طرح ہے جس طرح جو اور کھجور سے سرکہ بناتے ہیں اور سرکہ سے شراب- اسی طرح بچہ سے روح پیدا ہو جاتی ہے- گلاب کا عطر گلاب کے پھولوں کا ایک حصہ ہے- جو خاص طریقہ پر تیار کرنے سے بن جاتا ہے- پس جس طرح پھول کی پتیوں سے عطر نکل آتا ہے اور سرکہ سے شراب بن جاتی ہے اسی طرح بچہ کے جسم سے روح تیار ہو جاتی ہے- ہمارے ملک میں تو ابھی اس قدر علم نہیں ہے- یورپ میں دوائیوں سے عطر تیار کرتے ہیں- دو ایک دوائیاں ملائیں اور خوشبو بن گئی- پس جس طرح پھولوں سے خوشبو اور جو سے شراب بن جاتی ہے اسی طرح جسم سے روح پیدا ہو جاتی ہے- پہلے بچے کا جسم پیدا ہوتا ہے اور پھر جسم میں ہی روح پیدا ہو جاتی ہے- کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے انسان کو نطفہ سے بنایا- کہ گوشت ترکاریاں پانی طرح طرح کے پھل- ہر ایک قسم کی دالیں جو ماں باپ کھاتے ہیں ان مختلف قسم کی غذاؤں کا خلاصہ نکال کر ہم نے انسان کو پیدا کیا-

ایک اچھی بات

اعمال صالحہ اور عبادت میں ذوق شوق خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق پر ملتا ہے- اس لئے ضروری ہے کہ ہم گھبرائیں نہیں اور خدا تعالیٰ سے اس کی توفیق اور فضل کے واسطے دعائیں کرتے رہیں کیونکہ گناہوں سے بچنے کی توفیق صرف اسی وقت مل سکتی ہے جب انسان پورے طور پر اللہ تعالیٰ پر ایمان لاوے- اس لئے لازم ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر پوری طرح ایمان لاویں- اس کے وجود پر اور اس کی قدرتوں پر- ہر وقت اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہئے اور اپنے آپ کو آزماتے رہنا چاہئے کہ اگر اس وقت موت آجاوے تو کیا ہم اس کے لئے تیار ہیں یا نہیں-

مجھے آپ کی تلاش ہے

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ایک دفعہ "مجھے آپ کی تلاش ہے" کے عنوان سے ایک تحریر جماعت کے سامنے رکھی تھی- اس میں نو باتیں شامل تھیں جو یہ ہیں-

1- کیا آپ محنت کرنا جانتے ہیں- اتنی محنت کہ تیرہ چودہ گھنٹے دن میں کام کر سکیں-

2- کیا آپ سچ بولنا جانتے ہیں اتنا کہ کسی صورت میں آپ جھوٹ نہ بول سکیں- آپ کے سامنے آپ کا گہرا دوست اور عزیز بھی جھوٹ نہ بول سکے- آپ کے سامنے کوئی اپنے جھوٹ کا بہادرانہ قصہ سنائے تو آپ اس پر اظہار نفرت کئے بغیر نہ رہ سکیں-

3- کیا آپ جھوٹی عزت کے جذبات سے پاک ہیں- گلیوں میں جھاڑو دے سکتے ہیں- بوجھ اٹھا کر گلیوں میں پھر سکتے ہیں بلند آواز سے ہر قسم کے اعلان بازاروں میں کر سکتے ہیں- سارا سارا دن پھر سکتے ہیں- اور ساری ساری رات جاگ سکتے ہیں-

4- کیا آپ اعتکاف کر سکتے ہیں جس کے معنے ہوتے ہیں-

الف- ایک جگہ دنوں بیٹھ رہنا-

ب- گھنٹوں بیٹھے وظیفہ کرتے رہنا-

ج- گھنٹوں اور دنوں کسی انسان سے بات نہ کرنا-

5- کیا آپ سفر کر سکتے ہیں- اکیلے اپنا بوجھ اٹھا کر بغیر اس کے آپ کی جیب میں کوئی پیسہ ہو- دشمنوں اور مخالفوں میں ناواقفوں اور ناآشناؤں میں- دنوں، ہفتوں، مہینوں-

6- کیا آپ اس بات کے قائل ہیں کہ بعض آدمی ہر شکست سے بالا ہوتے ہیں- وہ شکست کا نام سننا پسند نہیں کرتے- وہ پہاڑوں کو کاٹنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں- وہ دریاؤں کو کھینچ لانے پر آمادہ ہو جاتے ہیں- اور کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ اس قربانی کے لئے تیار ہو سکتے ہیں-

7- کیا آپ میں ہمت ہے کہ سب دنیا کہے نہیں اور آپ کہیں ہاں- آپ کے چاروں طرف لوگ ہنسیں اور آپ سنجیدگی قائم رکھیں- لوگ آپ کے پیچھے پیچھے دوڑیں اور کہیں ٹھہر تو جا- ہم تجھے ماریں گے- اور آپ کا قدم بجائے دوڑنے کے ٹھہر جائے- آپ اس کی طرف سر جھکا کر کہیں- لو مار لو- آپ کسی کی نہ مانیں کیونکہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں- مگر آپ سچ سے منوالیں کیونکہ آپ سچے ہیں-

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت حافظ حامد علی صاحب

محترم ملک صلاح الدین صاحب اپنی ایک تصنیف ... جلد سیزدہم میں حضرت بانی سلسلہ کے رفیق حضرت حافظ حامد علی صاحب کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں:-

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی جب پہلی بار مارچ 1893ء میں قادیان آئے تو مزدور راستہ بھول گیا۔ ساری رات چلنے کے بعد سحری کے وقت قادیان پہنچے۔ حضرت بانی سلسلہ نے فوراً کھانے کا انتظام فرمایا۔ اور اپنے سامنے بٹھا کر کھلانے لگے۔

حضرت حافظ حامد علی صاحب بھی پاس بیٹھے تھے اور آپ بھی تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ آرام فرمائیں۔ میں اب کھالوں گا۔ حضرت صاحب نے اس وقت یہ محسوس کیا کہ میں آپ کی موجودگی میں تکلف نہ کروں۔ اچھا! حامد علی! تم اچھی طرح سے کھلاؤ اور یہاں ہی ان کے لئے بستر بچھا دو تا کہ یہ آرام کرلیں اور اچھی طرح سے سو جائیں۔ آپ تشریف لے گئے مگر تھوڑی دیر بعد ایک بستر لئے ہوئے پھر تشریف لے آئے میری حالت اس وقت عجیب تھی۔ ایک طرف میں آپ کے اس سلوک سے نادم ہو رہا تھا کہ ایک واجب الاحترام ہستی اپنی ادنیٰ غلام کے لئے کس مدارات میں مصروف ہے۔ میں نے عذر کیا کہ آپ نے کیوں تکلیف فرمائی۔ فرمایا۔ نہیں۔ نہیں۔ تکلیف کس بات کی۔ آپ کو آج بہت تکلیف ہوئی ہے۔ اچھی طرح سے آرام کرو۔

غرض آپ خود بستر رکھ کر تشریف لے گئے اور حافظ حامد علی صاحب میرے پاس بیٹھے رہے۔ انہوں نے محبت سے کھانا کھلایا اور بستر بچھا دیا۔ میں لیٹ گیا تو حافظ حامد علی نے میری چاپی کرنی چاہی۔ میں نے بہت ہی عذر کیا تو وہ رکے۔ مگر مجھے کہا کہ حضرت صاحب نے مجھے فرمایا تھا کہ ذرا دبا دینا بہت تھکے ہوں گے۔ ان کی یہ بات سنتے ہی میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل گئے۔

محترم عرفانی صاحب بیان کرتے ہیں کہ چونکہ لنگرخانہ اور مہمان خانہ کا انتظام عملاً حافظ صاحب کے ہی سپرد تھا اس لئے آپ کو مہمان نوازی کا بڑا موقعہ ملتا تھا۔ وہ بلا امتیاز ہر مہمان کے ساتھ محبت وشفقت سے پیش آتے اور اس کی کوفت سفر دور کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے اور آرام پہنچانے میں خوشی محسوس کرتے اور اپنے طرز عمل اور بے تکلفی اور سادگی سے اسے یقین دلاتے کہ وہ محسوس کرے کہ وہ مسافر نہیں بلکہ اپنے گھر میں ہے اور ان کی ضرورتوں کا پورا التعہد کرتے اور ایک بات میں نے ہمیشہ آپ میں دیکھی وہ یہ تھی کہ مہمانوں کے مقصد سفر کو پورا کرنے کی طرف بھی پوری توجہ رکھتے اور حضرت بانی سلسلہ کی سیرت اور زندگی کے واقعات ایسے رنگ میں بیان کرتے رہتے جو ایمان کو بڑھانے والے ہوتے۔ چونکہ حضرت صاحب کے بے شمار نشانات کے آپ خود گواہ تھے اور ایک عینی شاہد کی حیثیت آپ کو حاصل تھی اس لئے آپ ایسے نشانات کا ذکر کرتے اور حضرت صاحب کے اخلاق فاضلہ کے بیان سے دلوں کو جلا دیا کرتے تھے۔ اور ہر مہمان حافظ صاحب کی صحبت میں بیٹھ کر خوش ہوتا اور آپ سے کلام کر کے مسرت محسوس کرتا۔ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ کبھی کسی شخص نے کسی رنگ میں آپ کی شکایت کی ہو۔ آپ ہر شخص کے دوست اور ہر شخص کے خیر خواہ تھے۔

آپ مزید بیان کرتے ہیں کہ یوں تو حضرت صاحب کو اپنے ہر خادم پر پورا حسن ظن اور اعتماد ہوتا تھا۔ مالی معاملات میں کسی کے متعلق کبھی آپ کو خیال آتا ہی نہ تھا کہ وہ خائن اور بددیانت ہے۔ اس لئے جب کسی کے سپرد کوئی کام فرماتے اور اس لئے کچھ روپیہ عنایت کرتے تو کبھی اس کا حساب طلب نہ فرماتے۔ اکثر وہ اس میں سے کچھ لا کر واپس کر دیتا تو وہ لے لیتے اور اکثر اور مانگتا تو دے دیتے۔ حضرت حافظ صاحب کی تو حالت ہی جدا تھی۔ ان پر انتہاء درجہ کا اعتماد تھا۔ گھر کی ضروریات لنگر کے انتظام کے لئے ان کو علی الحساب روپیہ دے دیا جاتا تھا۔ اور کبھی حضرت بانی سلسلہ ان سے دریافت نہ فرماتے کہ کہاں اور کس قدر خرچ ہوا ہے۔ اور یہ بھی اکثر ہوتا کہ آپ بغیر کسی شمار کے روپیہ دے دیتے۔ مٹھی بھر لاتے اور دے دیتے تھے۔ مولوی رحیم بخش صاحب ساکن تلونڈی جھنگلاں (ضلع گورداسپور) ایک مرتبہ کا چشم دید واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر تھا۔ حافظ صاحب آئے اور کہا کہ آٹے کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ کتنا چاہئے۔ حضرت حافظ صاحب نے کہا کہ سو روپیہ حضرت بانی سلسلہ اندر سے دو بڑی مٹھیاں بھر کر لے آئے۔ فرمایا۔ سو ہی ہو گا۔ حافظ صاحب نے لے کر شمار کر کے زائد بیس روپے واپس کر دیئے۔ گویا حضرت صاحب کو حافظ ضاحب پر بے حد اعتماد تھا اور حافظ صاحب نے بھی اپنی دیانت وامانت کا عملاً پورا ثبوت دیا۔

ضروری دعا یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو گناہوں سے پاک صاف کرنے کی دعا کرے
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

یادرفتگان

محمد اشرف کاہلوں

محترم احسن اسماعیل صدیقی صاحب

22 دسمبر 1995ء کو جماعت احمدیہ گوجرہ کا ایک اور درخشندہ ستارہ غروب ہوا۔ جو اپنی تابانی سے محفل انجم میں ممتاز و نمایاں تھا۔ عبادت گزار' دستور شب خیزی سے آشنا' دعا گو اور زہد و ورع کی تصویر تھے۔ شگفتہ مزاجی اور حسن مزاح کے مالک تھے۔ شاعری کا شغف رکھتے تھے۔ اس فن میں خوب نام کمایا۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تائید اور حمایت میں خوب اس صنف سے کام لیا۔ باسخا اور باوفا وجود تھے امامت سے وابستگی عشق کی حد تک تھی۔ غرضیکہ بہت ہی خوبیوں والے یہ بزرگ وجود محترم سید احسن اسماعیل صدیقی صاحب آف گوجرہ تھے۔ ان کی شخصیت کو مختلف حوالوں سے دیکھا اور پرکھا جا سکتا ہے۔ آپ ادیب بھی تھے۔ نثر نگاری کا ان کا اپنا اسلوب تھا۔ جو تصنع اور بناوٹ سے پاک تھا۔ آپ باکمال شاعر بھی تھے۔ جماعت احمدیہ کے طبقہ شعراء میں نمایاں مقام رکھتے تھے۔ جماعتی رسائل و جرائد میں آپ کا کلام شائع ہوتا رہتا تھا۔ ہر طبقہ کے لوگوں میں یعنی اطفال' خدام' انصار کے لئے ان کے ہاں کلام موجود تھا۔ جو شائع ہو کر داد و تحسین پاتا۔ بڑی نستعلیق فکر رکھتے تھے۔

آپ 1918ء کو گوجرہ میں ایک معزز سادات خاندان میں پیدا ہوئے۔ والدین نے تعلیم و تربیت نہایت محبت اور پیار سے کی۔ آپ نے ادیب فاضل اور ایف۔ اے تک تعلیم پائی۔ بلدیہ گوجرہ میں ملازمت کا آغاز کیا۔ بعد میں ایم۔ بی ہائی سکول گوجرہ میں بطور لائبریرین مقرر ہوا۔ تعلیمی ماحول میسر آجانے پر ذہنی قویٰ کو جلا ملی۔ کئی ممتاز شخصیات سے ملنے کا موقعہ ملا۔ ممتاز مفتی صاحب سے آپ کا تعلق زمانہ طالب علمی سے ہو گیا تھا۔ احمدی ٹیچرز سے خاص تعلق پیدا ہوا۔ مکرم عبدالرحمٰن شاکر صاحب کا ان کے خاندان سے گہرا قریبی تعلق رہا۔ جن کی بدولت احمدیت سے یہ خاندان متعارف ہوا۔ محترم شاکر صاحب کے ذریعہ محترم صدیقی صاحب کے بھائی محترم پیر محمد یوسف صاحب احمدیت میں داخل ہوئے۔

1930ء کے لگ بھگ یہ خاندان سادات مشرف بہ احمدیت ہوا۔ اور احمدیت کی خاطر اس خانوادہ نے بھاری قربانیاں دیں۔ گوجرہ میں تعلیم نسواں کے آغاز کا سہرا محترم صدیقی صاحب کی والدہ محترمہ کے سر ہے۔ تاریخ گوجرہ اس نام کو محو نہیں کر سکتی۔ احمدیت کی خاطر ملازمت سے فارغ کر دی گئیں۔ آپ کی والدہ کی اس قربانی کو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے خوب سرایا۔ سیاسی' معاشی اور اخلاقی' مذہبی دباؤ پڑے۔ لیکن یہ خاندان کوہ استقامت ثابت ہوا۔

دوران ملازمت آپ نے شرافت اور دیانت کا وہ اعلیٰ نمونہ دکھایا کہ سب آپ کی ان خوبیوں اور اوصاف کے معترف ہو گئے۔ حالات کتنے بھی کٹھن ہوں۔ آپ نے ان اخلاق حسنہ کو عملی رنگ ہی دیا۔ ان کے ایک دوست صابری صاحب ہیں۔ جو سکول میں بطور مدرس کام کرتے تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں (بر موقعہ وفات خاکسار نے خود ان کی زبانی سنا) کہ آپ شرافت اور دیانت کی وجہ سے سکول میں ممتاز مقام کے مالک تھے ایک ہیڈ ماسٹر مخالف ہونے کے باوجود ان اوصاف کی بنا پر نہایت احترام سے پیش آتا۔ بوقت ضرورت رخصت دینے میں ذرا تامل نہ کرتا۔ بلکہ جب آپ دفتر کے دروازہ میں ہوتے۔ تو احتراماً کھڑا ہو جاتا۔ اور اجازت دے دیتا۔ محترم صدیقی صاحب کی زندگی قرینہ سے عبارت تھی۔ لائبریری اس کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ سالانہ معائنہ کے وقت جب انسپکٹر صاحبان تشریف لاتے۔ تو ہیڈ ماسٹر صاحب خصوصی طور پر لائبریری ضرور ان کو دکھاتے۔ سکول کی لائبریری جو واقعی ہر لحاظ سے لائبریری نظر آتی تھی۔ وہ تعریفی کلمات کہے بغیر نہ رہتا۔ سکول کی لاگ بک میں خصوصی پسندیدہ تعریفی کلمات رقم کرتا۔ بلکہ اپنے ہیڈ آفس ملتان جا کر سکول کو جو رپورٹ ارسال کرتا۔ اس میں بھی آپ کی لائبریری کا تحسین کے رنگ میں ذکر کرتے ہوئے دیگر تعلیمی اداروں کو ترغیب دیتا کہ وہ اس نمونہ پر اپنے سکولوں کی لائبریریوں کو ترتیب دیں۔

آپ کی لائبیریری میں کتب بڑے قرینے سے رکھی ہوتی تھیں۔ اخبارات اور دیگر جرائد کا مکمل ریکارڈ رکھتے۔ نظم و ضبط برقرار رکھتے۔ ایک موقعہ ہر ایک انسپکٹر آف سکولز کو ایک اخباری تراشہ کی اشد ضرورت تھی۔ وہ ممکنہ حد تک کوشش کر کے ناامید ہو چلا تھا۔ گوجرہ میں معائنہ سکول کے موقعہ پر لائبریری کو شاندار پاتے ہوئے اس نے اپنی مشکل سے آگاہ کیا محترم صدیقی صاحب نے فوراً وہ اخبار پیش کر دیا۔ حالانکہ اس کی اشاعت پر ایک زمانہ گزر چکا تھا۔ وہ حیران بھی ہوا اور خوش بھی۔ اس نے آپ کی خوب تعریف کی۔ جو سکول ریکارڈ میں ضرور موجود ہوگی۔

آپ اخلاص کے پیکر تھے۔ سلسلہ سے گہری وابستگی تھی۔ امامت سے عشق تھا۔ امام جماعت کی خدمت میں اپنا کلام بھجواتے۔ ہمیشہ خوشنودی پاتے۔ کارکنان سلسلہ سے محبت و عقیدت تھی۔ مربیان کرام کا خیال رکھتے۔ ان

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہدایت زمانی

روانڈا انسانیت سوز مظالم کی آماجگاہ

جنوبی بلجیم میں دو دریاؤں کے درمیان، دلکش قدرتی مناظر سے گھرے ہوئے آبادی سے دور Maredsous کے علاقہ میں کیتھولک عیسائیوں کا ایک پرانا معبد Benedictine Abbey ہے جہاں عیسائی راہبات اپنے مذہب کی قدیم روایات برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ اس عظیم تاریخی معبد کی دیواریں پتھروں سے بنی ہوئی ہیں۔ ان مضبوط بلند دیواروں کے پیچھے راہبات کے رہائشی حصے ہیں۔ روانڈا سے آنے والی دو راہبات Gectrvde Mukangango اور Kizito Julien بھی رہائش پذیر ہیں جنہیں فرانسیسی فوجوں نے 1994ء کے موسم گرما میں دیگر راہبات کے ساتھ روانڈا کی SOVU خانقاہ سے اس وقت نکالا تھا جب وہ ہر طرف سے خطرے میں گھری ہوئی تھیں اور TUTSI قبیلہ کے گوریلے انتقام لینے کی خاطر HUTV قبیلہ کے لوگوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر قتل کر رہے تھے خاص طور پر ان لوگوں کو جن کے ہاتھ ان کے قبیلہ کے لوگوں کے خون سے رنگے ہوئے تھے۔ SOVU سے نکل کر یہ راہبات بچتی بچاتی زائر اور فرانس سے ہوتی ہوئیں بلجیم جا پہنچیں مگران میں سے آٹھ راستہ میں فوجی چوکیوں پر پکڑی گئیں۔

روانڈا کے فسادات دراصل دو قبیلوں کے درمیان تھے۔ کثیر التعداد قبیلہ کا نام ہوٹو (HUTV) تھا اور عددی قبیلہ ٹٹسی (Tutsi) کہلاتا تھا۔ دونوں کے درمیان ایک عرصہ سے نفرت کا لاوا پک رہا تھا۔ نفرت کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ جب روانڈا پر بلجیم کا تسلط تھا اس وقت حکومت کی طرف سے اقلیتی قبیلہ ٹٹسی کو ہوٹو قبیلہ کے لوگوں کے بالمقابل زیادہ مراعات حاصل تھیں۔

1962ء میں ملک آزاد ہو گیا تو اکثریتی قبیلہ نے اقلیت سے انتقام لینے کا منصوبہ بنایا چنانچہ 1973ء اور 1990ء میں بڑے پیمانے پر فسادات ہوئے جن میں کافی جانی نقصان ہوا۔ خاص طور پر اقلیتی قبیلہ ٹٹسی کے ایسے لوگ جو اعلیٰ عہدوں پر فائز تھے ان کو نشانہ بنایا گیا۔

دراصل ٹٹسی قبیلہ کو صفحہ ہستی سے معدوم کرنے کے منصوبے پر عمل 1990ء سے ہی شروع ہو گیا تھا۔ انسانی حقوق کے محققین نے جب روانڈا کے متاثرہ دیہات کا دورہ کیا تو معلوم ہوا کہ ہوٹی قبیلہ کی عورتوں نے مردوں کے ساتھ برابری کرتے ہوئے ٹٹسی قبیلہ کے ہزاروں مردوں، عورتوں اور بچوں کا بے دریغ قتل کیا۔ انہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ ہوٹی قبیلہ کی پڑھی لکھی عورتیں خواہ وہ سیاستدان تھیں یا دیگر پیشہ ور یعنی ڈاکٹر، نرسیں، قانون دان، اخبار نویس اساتذہ وغیرہ تمام کی تمام بھوکے بھیڑیوں کی طرح ٹٹسی قبائل کے لوگ پر جھپٹیں اور انہیں قتل کر دیا۔ ان کے ساتھ نوجوان لڑکیاں، بوڑھی خواتین، کسان عورتیں نیز شہروں میں رہنے والی گھریلو عورتیں تک ظلم میں شامل ہوتی گئیں۔

ایک ڈچ ریلیف ورکر کے بیان کے مطابق وہ ایسے کلینک میں کام کر رہی تھی جہاں زخمیوں کے ہجوم کی وجہ سے تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ زیادہ تر زخمی ٹٹسی قبیلہ کے تھے۔ ایک دن اچانک ہوٹی قبیلہ کی عورتوں نے جو ڈنڈوں سے مسلح تھیں ہسپتال پر ہلہ بول دیا اور چشم زدن میں لاشوں کے انبار لگ گئے۔ ہسپتال کے کے ملازمین بس دیکھتے ہی رہ گئے۔ اس نے بتایا کہ اگر وہ یہ سب کچھ اپنی آنکھوں کے سامنے ہوتا نہ دیکھتی تو ہرگز اس بات پر یقین نہ کرتی۔

ظلم کی شدت اوائل اپریل سے اوائل جولائی تک رہی یعنی سو دنوں میں نصف ملین لوگوں کو صفحہ ہستی سے نابود کر دیا گیا۔

فسادات کی ابتدا روانڈا کے صدر Ha Byarimana جو ہوٹو قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا کی موت سے شروع ہوئی جس کے ہوائی جہاز کو روانڈا کے دارالحکومت کیگالی کے علاقہ میں گرا کر ہلاک کیا گیا تھا اور اس کا الزام ملک کی اقلیت ٹٹسی قبیلہ کو دیا گیا تھا۔ اس طرح ملک بھر میں اقلیتی قبیلہ کے خلاف انتقام کی لہر دوڑ گئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ عورتوں اور گھریلو امور کی وزیر Pauline Nyicamasuhvko نے ایک جتھہ بنایا اور اپنے ہی علاقہ کے ایک لاکھ سے زائد افراد کو تہ تیغ کر ڈالا۔ عینی شاہدوں نے بتایا ہے کہ وہ ملٹری یونیفارم پہن کر علاقہ میں گھومتی اور اپنے قبیلہ کے لوگوں میں اسلحہ تقسیم کرتی اور انہیں مخالف قبیلہ کے لوگوں کے قتل پر ابھارتی۔

روانڈا میں قتل عام اس وقت بند ہوا جب ٹٹسی قبیلہ کی لبریشن فورس جو RPF کہلاتی ہے برسراقتدار آ گئی اور جولائی 1994ء میں حکومت کی فوج کو دھکیلتی ہوئی کیگالی میں پہنچ گئی۔ اس صورتحال کو دیکھ کر اکثر ظالم لیڈر ہمسایہ ممالک زائر اور تنزانیہ وغیرہ بھاگ گئے۔

(ہفت روزہ مہارت 10 تا 16 جون 96ء)

میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اول خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ہماری تاریخ

اب تو نائیجیریا (مغربی افریقہ) کا دارالحکومت ابوجا ہے۔ لیکن اس سے قبل اور یہ چند سال ہی کی بات ہے دارالحکومت لیگوس تھا۔ اور غالباً جب سے نائیجیریا ایک ملک کی حیثیت سے سامنے آیا ہے اس وقت سے لے کر آج سے چند سال پہلے تک اس کا دارالحکومت لیگوس ہی تھا۔ لیگوس میں ایک بہت بڑا ہال ہے جسے گلوور میموریل ہال کہتے ہیں۔ یہ وہ ہال ہے جہاں تمام اہم سیاسی سماجی معاشرتی اور دینی جلسے منعقد کئے جاتے ہیں۔ جب الحاج سرتافاوا بالیوا نائیجیریا کے وزیراعظم بنے تو اسی ہال میں انہیں ایک استقبالیہ دیا گیا۔ جس کی صدارت لیگوس کے مقامی بادشاہ چیف اوبا اڈیلے نے کی۔ اس استقبالیہ کی رپورٹنگ اخبار ٹروتھ کے لئے مولانا شیخ نصیر الدین احمد نے کی تھی۔ ان کی رپورٹنگ کے متن کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔

دراصل مکمل آزادی تو نائیجیریا کو یکم اکتوبر 1960ء کو ملی تھی لیکن برطانیہ سے دستوری کانفرنسوں کے بعد 1957ء میں سلف رول مل گیا تھا۔ جس کے نتیجہ میں آنریبل الحاج سرتافاوا بالیوا نائیجیریا کے پہلے وزیراعظم مقرر کئے گئے۔ یہ استقبالیہ 12- اکتوبر کو دیا گیا تھا۔ محترم شیخ صاحب کی رپورٹ کا متن۔

الحاج دی آنریبل ابوبکر تافاوا بالیوا وفاق نائیجیریا کے پہلے وزیراعظم کو ایک بہت پرجوش استقبالیہ 12- اکتوبر کو گلوور میموریل ہال میں دیا گیا۔ اس موقعہ پر ہزہائی نس دی اوبا آف لیگوس یعنی مقامی بادشاہ نے صدارت کی۔ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اور حاضرین میں سے کئی ایک کو ملحقہ باغ جس کا نام وکٹوریہ گارڈن ہے میں بیٹھ کر اس استقبالیہ میں شرکت کرنے کی سعادت حاصل کرنے کا موقعہ ملا۔ یہ استقبالیہ وفاقی علاقہ یعنی لیگوس کی مسلم جماعتوں نے دیا تھا۔ (اگرچہ اس میں دیگر احباب کو بھی مدعو کیا گیا تھا)

صاحب صدر نے اس استقبالیہ کے اغراض و مقاصد بیان کرنے کے بعد کہا کہ یہ استقبالیہ مسلمانوں نے دیا ہے۔ لیکن اگر ایسا ہی استقبالیہ لیگوس کے عیسائی بھی دیں تو میں خوشی کے ساتھ اس کی صدارت کرنے کے لئے تیار ہوں گا۔ صاحب صدر نے انگلستان سے تعلیم حاصل کر کے واپس آنے والے مسلمان نوجوانوں کو وزیراعظم کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ انہیں اپنے مذہب کے ساتھ لگاؤ کو قائم رکھنا چاہئے اور اس بات پر انہوں نے افسوس کا اظہار کیا کہ جو مسلمان نوجوان یورپ سے تعلیم حاصل کر کے واپس آتے ہیں ان میں وہ مذہبی جوش و خروش نہیں ہوتا جو وہاں جانے سے پہلے ان میں پایا جاتا تھا۔ وزیراعظم کی مثال دیتے ہوئے صدر نے کہا کہ مسلمان نوجوانوں کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد بھی اپنے مذہب سے پوری طرح لگاؤ قائم رکھنا چاہئے۔ استقبالیہ ایڈریس کے جواب میں مہمان خصوصی نے ایک ایسی تقریر کی جس کی مثال سالہا سال میں نظر نہیں آتی۔ آپ نے حاضرین کو بتایا کہ اسلام صرف ایک مذہب نہیں ہے بلکہ ضابطہ حیات ہے۔ دنیا اس وقت خدا تعالیٰ سے بہت دور جا چکی ہے اور مجھے اس بات کا یقین ہے کہ اگر دنیا خدا تعالیٰ کی طرف لوٹ آئے اور محض اپنی عقل و خرد پر بھروسہ نہ کرے تو دنیا کے تمام مسائل بغیر کسی تاخیر کے حل ہو سکتے ہیں اس کے بعد جو تقاریر کی گئیں ان میں بھی یہی باتیں زیادہ تر بیان کی گئیں جو استقبالیہ ایڈریس میں بیان ہوئی تھیں۔ پہلی تقریر مسٹر کے مطار۔ جو ایک شامی تاجر ہیں اور خاصے معروف ہیں۔ انہوں نے کی ان کے بعد آنریبل آر کے۔ انجو کو جو مواصلات کے وزیر ہیں ان کی تھی۔ اور تیسری تقریر مولوی نسیم سیفی چیف احمدیہ مشنری مغربی افریقہ نے کی۔ مولوی صاحب نے احمدیہ جماعت کی طرف سے پرمسرت جذبات کا اظہار کیا اور کہا کہ ہمیں اس بات کی خوشی ہے کہ ہمارے وزیراعظم صاحب کے ہم سے بہت اچھے تعلقات ہیں۔ آپ ہمارے بہت اچھے دوست ہیں۔ آپ نے اس بات کا بھی ذکر کیا کہ وزیراعظم صاحب نے ہماری بیت احمدیہ لیگوس بھی دیکھی اور ہالینڈ میں ہیگ کے مقام پر جو ہماری بیت احمدیہ ہے وہاں بھی آپ تشریف لے گئے۔ آپ نے اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی کہ سب کو اپنے اپنے دین کا خیال رکھنا چاہئے۔ آپ نے مسلمانوں کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے وزیراعظم کو چاہئے کہ وہ اس طرح حکومت کریں کہ دنیا یہ مان لے اور اس بات کو اچھی طرح جان لے کہ مسلمان بہت اچھی حکومت کر سکتے ہیں۔

اس موقعہ پر معزز مہمان خصوصی کو شاہ لیگوس کی طرف سے ایک قرآن مجید اور ایک نہایت خوبصورت لیمپ تحفہ کے طور پر دیا گیا۔

مولانا نصیر الدین احمد کی یہ رپورٹ 18- اکتوبر 1957ء کے ٹروتھ میں شائع ہوئی۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

اتفاقی طور سے دنیا میں کوئی چیز نہیں۔ اگر خدا تعالیٰ کا ذرہ ذرہ پر تصرف تام اور اقتدار نہ ہو تو وہ خدا ہی کیا ہوا۔ اور دعا کی قبولیت کی اسے کیا امید ہو سکتی ہے۔ اور حقیقت یہی ہے کہ وہ ہوا کو جدھر چاہے اور جب چاہے چلا سکتا ہے اور جب ارادہ کرے بند کر سکتا ہے۔ اس کے ہاتھ میں پانی اور پانیوں کے سمندر ہیں۔ جب چاہے جوش زن کر دے۔ اور جب چاہے ساکن کر دے۔ وہ ذرہ ذرہ پر قادر اور مقتدر خدا ہے۔ اس کے تصرف سے کوئی چیز باہر نہیں۔ وہ جنہوں نے دعا سے انکار ہی کر دیا ہے ان کو بھی یہی مشکلات پیش آئے ہیں کہ انہوں نے خدا کو ہر ذرہ پر قادر مطلق نہ جانا اور اکثر واقعات کو اتفاقی مانا۔ اتفاق کچھ بھی نہیں۔ بلکہ جو ہوتا ہے اور اگر پتہ بھی درخت سے گرتا ہے تو وہ بھی خدا تعالیٰ کے ارادے [illegible] سے گرتا ہے۔ اور یہ سب ملائکہ ہیں کہ [illegible] کے حکم کے اشارے سے کام کرتے ہیں اور ان [illegible] خدمت میں لگائے جاتے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کے سچے فرمانبردار اور اسی کی رضا کے خواہاں ہوتے ہیں۔ جو خدا کا بن جاتا ہے اسے خدا تعالیٰ سب کچھ عطا کرتا ہے۔

جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارات میں سے

اخبارت ہم اس لئے بھی پڑھتے ہیں کہ ملکی اور غیر ملکی حالات پر نظر رکھی جاسکے۔ اور ہونے اور نہ ہونے والے واقعات سے ہم آگاہ رہیں۔ لیکن بعض باتیں ہمیں غور و فکر پر بھی مجبور کر دیتی ہیں۔ خاص طور پر جب بڑے آدمیوں کی طرف سے کوئی بیان دیا جاتا ہے یا ان کے متعلق کچھ کہا جاتا ہے۔ ایک اردو روزنامے کی ایک ہی خبر کی سرخیاں دیکھئے۔

1- عورت ملک کی وزیر اعظم ہو سکتی ہے تو کیا مرضی کے بغیر نکاح نہیں کر سکتی۔ جسٹس خلیل رمدے۔

2- ہم عورت کی پاکدامنی پر زور دیتے ہیں مرد کی پاک دامنی کی بات نہیں کرتے۔

3- ہم مسلمان بنے پھرتے ہیں۔ عورتوں کو دھمکاتے ہیں چار شادیاں کر لوں گا۔ ہم نے اسلام کی ایسی تصویر کشی کی ہے کہ کوڑا پکڑلو اور سب کو مارو۔ بھلے کی بات کوئی نہیں کرتا۔

4- کیا کسی جیورسٹ نے یہ کہا کہ کسی لڑکے لڑکی میں پہلے تعلقات تھے۔ پھر انہوں نے نکاح کر لیا تو نکاح باطل ہو گیا۔ حضرت علیؓ کے پاس ایسے ہی جوڑے کو لایا گیا۔ تو آپ نے نکاح کو فاسد قرار نہیں دیا۔

5- ہمارے کردار اور عمل میں تضاد ہے۔ پندرہ پندرہ شادیاں کر کے بھی جنتی رہتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے بہترین مسلمان وہ ہے جس کا بیوی سے اچھا سلوک ہو۔

6- اسلام نے عورت کے بارے میں شیطان اور پنڈورا بکس جیسی اصطلاحات ختم کیں۔ جمہوریت کے علم بردار آج جو حقوق دے رہے ہیں وہ چودہ سو سال پہلے ہمیں دے دئے گئے تھے۔

7- عورت ہمارے لئے قابل احترام ہے اسے قیمتی چیز کی طرح سنبھال کر رکھنا چاہئے۔ میری بیٹی کا جو مقام ہے وہ میرے بیٹے کا مقام نہیں ہو سکتا۔

8- اگر ہم یہ فیصلہ دے دیتے ہیں کہ لڑکی باپ کی مرضی کے بغیر شادی نہیں کر سکتی تو سارا معاشرہ تباہ ہو سکتا ہے۔

صائمہ لو میرج کیس کی سماعت کے دوران فاضل جج کے ریمارکس۔

9- کیا مرد کو نکاح کے لئے ولی کی ضرورت ہے کیا یہ حقیقت نہیں کہ حضور نبی ﷺ نے حضرت خدیجہؓ سے شادی کے لئے اپنے بزرگوں سے مشورہ کیا؟ جسٹس ملک قیوم

10- اللہ تعالیٰ نے ماں باپ کے لئے رب کا لفظ استعمال کیا ہے۔ لڑکا اور لڑکی والدین کا حکم ماننے کے پابند ہیں۔ لڑکی نے دوسرے گھر جانا ہوتا ہے اس لئے اس کے لئے ولی کی ضرورت ہوتی ہے۔

11- عورت کی ولایت شادی کے بعد اس کے والدین سے خاوند کے پاس چلی جاتی ہے۔ یہ عورت کی پاکدامنی کے لئے ضروری ہے۔

صائمہ کے والد کے وکلا کے دلائل۔

یہ سرخیاں ہم نے اس لئے پیش کی ہیں کہ آپ معاشرے کی حالت کو بھی دیکھیں اور ان باتوں پر غور و فکر کر کے ان کا تجزیہ بھی کریں۔ ان میں سے کس بات کی کیا اہمیت ہے۔ یہ آپ خود فیصلہ کریں۔

بقیہ صفحہ 4

کی دعوتیں کر کے خوشی محسوس کرتے۔ جماعت کی طرف سے جو ذمہ داری سونپی گئی۔ ذمہ داری سے ادا کرتے۔

مالی قربانیوں میں پیش پیش رہتے۔ ہر مالی تحریک میں حصہ لیتے۔ والدین کی طرف سے بھی مالی قربانیوں میں حصہ ڈالتے گوجرہ کی لالیست میں نصب الواح سے اس کی شہادت مل سکتی ہے۔ روشن دماغ پایا۔ معاملہ کی تہہ تک جلد پہنچ جاتے۔ حسن معاملات میں خاص خوبی سے اللہ تعالیٰ نے نوازا ہوا تھا۔ خاندانی جھگڑوں میں انصاف پسندی کا تقاضا ملحوظ رکھتے۔ دیگر معاملات میں بھی جانب داری کا پہلو کبھی نہ دکھاتے۔ جس سے اکثر و بیشتر نتائج آپ کے نکتہ نظر کے عین مطابق بر آمد ہوتے اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ دی۔ ان میں جماعت سے انس و عشق کا مادہ پیدا۔

آپ مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کرتے۔ استقامت کا نمونہ دکھاتے۔ 1974ء کے ہنگامہ خیز دور میں ثابت قدمی سے وقت گزرا۔ تکالیف برداشت کیں۔ پائے ثبات میں لغزش نہ آئی۔ ایک بیٹا شدید بیمار ہو گیا۔ چونکہ گوجرہ میں معروف مقام تھا۔ فتنہ زوروں پر تھا۔ ڈاکٹرز حضرات نے علاج سے انکار کر دیا۔ ذرا ملال ظاہر نہ کیا۔ دعا میں لگ گئے۔ غیبی مدد آئی آپ کے ایک شاگرد کو پتہ چلا۔ وہ مناسب تدابیر اختیار کر کے بچہ کو لے گیا اور دوائی لایا۔ خدا نے زندگی دینی تھی۔ وہی کار ساز ثابت ہوا۔ اب وہ بچہ ہونہار بچہ ہے اور احمدیت کا شیدائی۔

والدین سے خاص پیار اور محبت تھی۔ والدہ محترمہ نے تعلیم و تربیت پر دعاؤں کے ساتھ جو خاص توجہ دی تھی۔ وہ ذہن پر نقش ہو کر رہ گئی۔ چونکہ جسمانی طور پر صحت مند نہیں تھے۔ اس لئے والدہ کو ذریعہ معاش اور شادی واولاد کی فکر تھی۔ وہ دعا میں لگی رہتیں۔ ان دعاؤں کے رنگ کو دیکھ کر اک قطعہ آپ نے اپنی والدہ مکرمہ کے نام یوں معنون کیا۔

غم پہ غم کھاتا ہوں اور خونِ جگر پیتا ہوں میں
پھر سے کھل جاتا ہے جو زخمِ جگر سیتا ہوں میں
میں تو ابتک موت کی آغوش میں ہوتا۔ مگر
میری امّی! تیری صورت دیکھ کر جیتا ہوں میں

اللہ تعالیٰ آپ کو جوارِ رحمت میں جگہ دے اور درجات بلند فرمائے۔

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بوسنیا میں اجتماعی قبروں کی دریافت کے دردناک واقعات

جنگی جرائم سے متعلق بین الاقوامی ٹریبونل کی 20 رکنی تفتیشی ٹیم نے مشرقی بوسنیا میں سربوں کے ہاتھ سربرے نیکا شہر کے قرب وجوار میں مارے جانے والے مسلمانوں کی نعشیں اجتماعی قبروں سے نکالنے کا کام گزشتہ روز شروع کر دیا ہے۔ سربوں نے اس کام کے شروع کرنے پر خاصہ شور و غوغا برپا کیا تھا اور جوابی اقدام کی دھمکی دی تھی۔ گزشتہ روز قریباً ایک درجن مقامات پر اجتماعی قبروں سے نعشیں نکال کر ان کو عزت واحترام سے کفن پہنا کر دوبارہ تدفین کا کام تین ماہ تک جاری رہنے کا امکان ہے۔ خیال ہے گزشتہ برس جولائی 95ء میں سربوں نے سربرے نیکا پر قبضہ کے بعد وہاں کم از کم تین ہزار بوسنیائی مسلمانوں کا قتل عام کر کے نعشیں اجتماعی قبروں میں دفنادی تھیں۔ سربوں نے اس شہر پر قبضہ کرنے کے بعد 34 ہزار مسلمانوں کو شہر سے نکال دیا تھا۔ اطلاعات کے مطابق ایک اجتماعی قبر سے 47 نعشیں نکلیں جنہیں 1992ء میں سربوں نے اجتماعی درندگی کا نشانہ بنایا تھا۔ ان کی دوبارہ تجہیز و تکفین کے وقت ہزاروں افراد جمع ہو گئے اور دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے۔

OOO

ترکی کی نئی حکومت

کمال اتاترک کے بعد ترکی کی پہلی نان سیکولر حکومت کے سربراہ وزیر اعظم نجم الدین اربکان نے پارلیمنٹ سے اعتماد کا ووٹ حاصل کر لیا ہے۔ ترکی کے مرد آہن اور بابائے ترکی کہلانے والے کمال اتاترک نے ترکی میں حکومت چلانے کے جو سیکولر اصول وضع کئے تھے اس میں اسلام سمیت کسی بھی مذہب کو کوئی جگہ نہیں دی گئی تھی۔ کسی مذہبی ادارے یا مشن کی اجازت نہ تھی۔ اسلام کا نام لینا گویا گناہ تھا۔ سالہا سال تک ترکی نے خود کو اسلامی حکومت کہنے سے گریز کیا۔ اسلامی تنظیموں سے الگ تھلگ رہا۔ اسلامی کانفرنس میں آج تک ترکی نے سربراہی سطح پر شرکت نہیں کی۔ کوئی وزیر یا نمائندہ آتا رہا ہے۔ حکومت کا تشخص مکمل طور پر غیر دینی اور غیر اسلامی تھا۔

اس صورت حال کا ایک فائدہ یہ تھا کہ ملک میں مولوی حضرات کو اپنی سرگرمیوں کی اجازت نہ تھی۔ مگر اس کے کچھ نقصانات بھی تھے کہ ترکی عالم اسلام سے الگ تھلگ تھا۔ ترکی واحد اسلامی ملک تھا جس نے ابتداء ہی سے اسرائیل سے سفارتی تعلقات قائم کر رکھے تھے۔ اور اس سلسلے میں وہ کسی اسلامی ملک یا اسلامی تحریک میں اسرائیل دشمنی کی پالیسی پر عمل نہیں کرتا تھا۔

اسلامی رفاہ پارٹی کے سربراہ مسٹر نجم الدین اربکان کی پارٹی نے پارلیمنٹ میں سب سے زیادہ نشستیں تو حاصل کر لی تھیں لیکن وہ اکثریت حاصل نہ کر سکی لہذا پہلے راؤنڈ میں وہ حکومت نہ بنا سکی۔ سیکولر پارٹیوں نے مل کر حکومت بنالی مسعود ییلمز وزیر اعظم بنے چند ماہ کے بعد ہی ان کی اپنی حلیف پارٹی سابق وزیر اعظم تانسو چیلر کی ٹروپاتھ پارٹی سے جھگڑا ہو گیا۔ اور یوں سیکولر پارٹیوں کے اختلافات کے نتیجے میں اسلامی پارٹی کو حکومت بنانے کا موقع مل گیا۔ اب اسلامی پارٹی کا ساتھ مسز تانسو چیلر کی پارٹی دے رہی ہے۔

ترکی کی پالیسی پر اسلامی رفاہ پارٹی کی حکومت کے گہرے اثرات ضرور ظاہر ہوں گے۔ ترکی کو فوری طور پر ایران کا ہم پلہ اسلامی ملک قرار دینا تو صحیح نہیں ہو گا۔ لیکن یہ بھی کہنا غلط ہے کہ اب ترکی ماضی کی طرح سیکولر ملک رہے گا۔ کمال اتاترک کے دور کی سیکولر سختی تو بہر حال ختم ہو کر رہے گی خدا کرے یہ تبدیلی مثبت ہو اور ترکی میں متوازن سوچ کی حکومت ابھرے جو سیکولر سختی اور اسلامی انتہا پسندی کے بین بین صحت مند معتدل سوچ کی حامل ہو۔

OOO

بقیہ صفحہ 3

8- آپ یہ نہ کہتے ہوں کہ میں نے محنت کی مگر خدا تعالیٰ نے مجھے ناکام کر دیا بلکہ ناکامی کو اپنا قصور سمجھتے ہوں۔ آپ یقین رکھتے ہوں کہ جو محنت کرتا ہے کامیاب ہوتا ہے۔ اور جو کامیاب نہیں ہوتا اس نے محنت ہر گز نہیں کی۔

9- اگر آپ ایسے ہیں تو آپ اچھا داعی الی اللہ اور اچھا تاجر ہونے کی قابلیت رکھتے ہیں۔

مگر آپ ہیں کہاں۔ خدا کے ایک بندے کو آپ کی دیر سے تلاش ہے۔ اے احمدی نوجوان ڈھونڈ اس شخص کو اپنے صوبہ میں۔ اپنے شہر میں۔ اپنے محلہ میں۔ اپنے دل میں کہ دین حق کا درخت مرجھا رہا ہے۔ اسی کے خون سے وہ دوبارہ سرسبز ہو گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

اتوار 14- جولائی 1996ء

12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر14(نیا)
1-00 دینی تعلیمات- روحانی خزائن
1-30 تاریخ احمدیت کا ایک ورق از بی اے رفیق خان
2-00 ملاقات- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی بچوں سے ملاقات 13-7-96
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں از امام عطاء المجیب راشد صاحب نمبر13- (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب 96-7-10
6-00 ہمارے دوستوں سے ملئے انٹرویر مرزا عبدالحق صاحب آف کینیڈا انٹرویو لینے عبدالباسط-
7-00 (صبح) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر14(دوبارہ)
8-00 چینی زبان سیکھئے- سبق نمبر12(دوبارہ)
8-30 حکایات شیریں نمبر12(دوبارہ)
9-00 ملاقات- حضرت صاحب کی بچوں سے ملاقات
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں از امام عطاء المجیب صاحب راشد نمبر 13(دوبارہ)
11-00 دینی تعلیمات- روحانی خزائن
11-30 تاریخ احمدیت سے ایک ورق- از مکرم بی اے رفیق صاحب
12-00 (دوپہر) سندھی پروگرام- خطبہ 5-8-96
1-00 لقاء مع العرب 96-7-10(دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام- اردو پروگرام
3-00 (سہ پہر) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر14(دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 سوال کا وقت- حضرت امام جماعت احمدیہ کی مجلس سوال و جواب 96-3-19 نن سپیٹ- ہالینڈ
6-00 ملاقات- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے انگریزی دان دوستوں کی ملاقات-96-47-14
7-00 اراؤنڈ دی گلوب- مادام تساؤ کا عجائب گھر-
8-00 لقام مع العرب 96-7-11
9-00 البانین پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر 29
11-00 جرمن پروگرام- کوئز شولجنہ-

ہفتہ 20- جولائی 1996ء

12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر20(نیا)
1-00 طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب 19-7-96
1-30 خطبہ حضرت امام جماعت الرابع 19-7-96
2-30 فرنچ زبان سیکھئے
3-00 ملاقات حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ اردو بولنے والے احباب کے ساتھ 96-7-19(دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں از امام عطاء المجیب راشد صاحب سبق نمبر16(دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب 96-7-16(دوبارہ)
6-00 احمدیہ ٹی وی ورائٹی- (دوبارہ) ربوہ میں احمدیہ ٹیلی ویژن کی 24 گھنٹہ نشریات کی تقریبات
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر20(دوبارہ)
8-00 فرنچ زبان سیکھئے-(دوبارہ)
8-30 ورائٹی پروگرام
9-00 ملاقات حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ اردو بولنے والے احباب کے ساتھ 96-7-19(دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں از امام عطا المجیب راشد صاحب سبق نمبر15(دوبارہ)
11-00 طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب
11-30 متفرق پروگرام
12-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-7-12
1-00 لقاء مع العرب نمبر 96-7-16 (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام- اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر20(دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 مجلس سولات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ کینیڈا میں 21-6-96
6-00 بچوں کی ملاقات- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 96-6-24
7-00 ہمارے دوستوں سے ملئے- ہبۃ المنور فرحان امیر ہالینڈ کا انٹرویو
8-00 لقاء مع العرب نمبر 96-7-17(نیا)
9-00 عربی پروگرام- درس کلام الٰہی
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر25(نیا)
11-00 جرمن پروگرام

نظارت تعلیم کے اعلانات

اعلان داخلہ

○ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد نے M. phil پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں- اس پروگرام کے تحت مندرجہ ذیل مضامین آفر کئے گئے ہیں- بیالوجی- بائیو ٹیکنالوجی- کیمسٹری- میتھ- فزکس- الیکٹرانکس- بین الاقوامی تعلقات- تاریخ اکنامکس- نفسیات- پاکستان سٹڈیز- US سٹڈیز- داخلہ فارم 100 روپے کے عوض یونیورسٹی بک شاپ سے یا 120 روپے کا کراس پوسٹل آرڈر بنام خازن یونیورسٹی ارسال کر کے منگوائے جاسکتے ہیں- فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ یکم اگست 96ء ہے-

○ پاکستان کی مختلف یونیورسٹیوں کالجوں اور فنی اداروں میں تعلیمی سال 97-96 کے دوران کشمیر کے لئے مختص شدہ نشستوں پر داخلہ کے لئے آزاد کشمیر اور مہاجر جموں و کشمیر مقیم پاکستان کے امیدواران سے درخواستیں مطلوب ہیں- درخواست سادہ کاغذ پر اسناد کی فوٹو کاپی اور ڈومیسائل وغیرہ کے ساتھ 100 روپے کے پوسٹل آرڈر کے ساتھ بنام سیکرٹری نامزدگی بورڈ آزاد کشمیر مظفر آباد کے دفتر میں 5- اگست 96ء تک جمع کروائیں-

○ بہاولپور ' ملتان اور ڈیرہ غازیخان ڈویژنوں کے سائنس مضامین کے ساتھ میٹرک پاس امیدواروں سے زراعت کے دو سالہ فیلڈ اسسٹنٹ ڈپلومہ کورس میں داخلہ کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں- درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ 25 جولائی 1996ء مقرر ہے داخلہ فارم پراسپکٹس مبلغ 20 روپے کے عوض نقد اور بذریعہ ڈاک حاصل کرنے کے لئے 25 روپے کا منی آرڈر ارسال کریں-

ایڈریس- دفتر ڈائریکٹر زراعت ' ان سروس ایگریکلچرل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ رحیم یار خان-

اعلان داخلہ ان سروس ایگریکلچرل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ رحیم یار خان

○ نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (NUST) نے ماسٹرز اور پی- ایچ- ڈی پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں- یہ پروگرام Michigan سٹیٹ یونیورسٹی امریکہ کے اشتراک سے ہے B.sc انجینئرنگ پاس کرنے والے طلبہ اس پروگرام کے لئے درخواست دے سکتے ہیں- داخلہ فارم 250 روپے کے عوض دفتر سے خود حاصل کئے جاسکتے ہیں یا 280 روپے بینک ڈرافٹ / منی آرڈر بنام NUST مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کر کے حاصل کیا جاسکتا ہے-

NUST آفس- تمیز الدین روڈ- لال کرتی- راولپنڈی چھاؤنی ہے- فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 10- اگست ہے-

سہولت ہوسٹل طلباء اور والدین متوجہ ہوں!

○ نظارت تعلیم کے زیر انتظام ربوہ میں ہوسٹل کا قیام عمل میں لایا گیا ہے- جس میں نویں- دسویں اور انٹر کے طلباء کے لئے رہائش کا انتظام کیا گیا ہے-

مرکز سلسلہ میں رہائش رکھنے کے خواہشمند طلباء اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں-

(نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 1

اگر ہزار بت خود ہمارے اندر ہی پل رہے ہوں اور ہمیں خدا سے دور لے جانے والے ہوں تو ہم توحید خالص کو دنیا میں قائم ہی نہیں کر سکتے-

پس تحریک وقف عارضی دراصل اصلاح نفس کے لئے ' اپنے محاسبہ کے لئے اور دوسروں کو اس طرف توجہ دلانے کے لئے جاری کی گئی تھی اور (-) کی عملی تفسیر کی شکل میں اسے جاری کیا گیا تھا- بڑا اچھا کام ہوا ہے- اب تک 25 ہزار کے قریب وفود جا چکے ہیں اور یہ بڑا اچھا کام ہے- اللہ تعالیٰ جانے والوں کو اور ان سے فائدہ اٹھانے والوں کو اپنی رحمتوں سے نوازے- لیکن جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ ہماری ذمہ داری ایک قائم رہنے والے اور وسعت اختیار کرنے تسلسل کو چاہتی ہے- اس ذمہ داری میں عملاً ایک وسعت پیدا ہو رہی ہے- شروع میں جس وقت کسی زمانہ میں ایک ہزار احمدی تھا تو ایک ہزار آدمی کو سنبھالنے کی ذمہ داری تھی اور جس وقت وہ ایک کروڑ کے قریب پہنچ رہا ہے تو ایک کروڑ آدمی کو سنبھالنے کی ذمہ داری ہے- یہ اندرونی ذمہ داری ہے- اس حرکت میں شدت پیدا ہو رہی ہے اور خدا کے فضل سے کامیابی ہو رہی ہے اور نظر آتا ہے کہ ہم اپنے مقصد کے بہت قریب آ رہے ہیں- وہ وسعت ہماری ذمہ داریوں کو بہت بڑھا رہی ہے-

(از خطبہ 28- جنوری 1977ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 13- جولائی-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 27 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 41 درجے سنٹی گریڈ

○ بھارت میں امریکہ کے سفیر مسٹر فرینک وائزنر نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان مذاکرات پوری دنیا کے لئے اچھی خبر ہے۔ تنازعہ کشمیر دونوں ملکوں کا اپنا مسئلہ ہے۔ امریکہ کوئی فارمولا مسلط نہیں کرنا چاہتا۔ دونوں رضامند ہوں تو مصالحتی کردار ادا کرنے کو تیار ہیں۔ اسلام آباد میں اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بات چیت دوبارہ شروع کرنے کے لئے دونوں ملکوں نے حال ہی میں جو حوصلہ افزا سگنل دیئے ہیں امریکہ کو ان سے بڑی خوشی ہوئی ہے۔ امید ہے کہ حالات آگے بڑھیں گے اور ملاقات ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر پر کیمپ ڈیوڈ طرز کے معاہدے کا کوئی امریکی منصوبہ نہیں صرف اخبارات میں خبریں پڑھی ہیں امریکہ دونوں ملکوں کے لئے مددگار ثابت ہونا چاہتا ہے۔ لیکن اس کے لئے ہمیں کوئی درخواست نہیں کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کو ان خبروں سے بڑی خوشی ہے۔ یہ صرف واشنگٹن کے لئے نہیں بلکہ ساری دنیا کے لئے مسرت افزا صورت حال ہے انہوں نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان کوئی فارمولا تلاش کرنے کے لئے مطلوبہ سفارتی اہلیت موجود ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے فل بنچ نے سابق وزیر اعلیٰ پنجاب منظور احمد وٹو کی طرف سے دائر کردہ رٹ درخواست کی سماعت 15 ستمبر تک ملتوی کر دی ہے۔ یاد رہے کہ اس سے قبل سپریم کورٹ کی طرف یہ بات منسوب کی گئی تھی کہ اس کیس کی سماعت عدالتی تعطیلات کے دوران جاری رکھی جائے۔ وفاقی حکومت کے وکیل مسٹر اعتزاز احسن نے بیرون ملک جانے کا عذر کر کے التواء کی درخواست کی۔ حکومت پنجاب کے ایڈووکیٹ جنرل نے کہا کہ یہ کوئی فوری اہمیت کا مسئلہ نہیں ہے۔ پنجاب اسمبلی ٹھیک ٹھاک کام کر رہی ہے۔ مسٹر وٹو کے وکیل ایس ایم ظفر نے التوا پر اعتراض کیا۔ فاضل عدالت کے دو اراکین کی طرف سے بھی عدالتی چھٹیوں میں بعض مصروفیات کا ذکر کیا گیا۔ اس پر فاضل چیف جسٹس نے سماعت 15 ستمبر تک ملتوی کر دی۔ مسٹر وٹو نے کہا ہے کہ وہ اس پر غور کریں گے کہ التوا کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا جائے یا نہ کیا جائے۔

○ وٹو کیس کی سماعت ملتوی ہونے سے لاہور میں سرکاری طور پر عائد کردہ ایمرجنسی کی صورت حال بھی ختم کر دی گئی۔ اضلاع کے کمشنر ڈپٹی کمشنر اور دیگر افسران اپنے اپنے اضلاع کو روانہ ہو گئے۔ اس سے پہلے تمام اہم سرکاری افسران کی چھٹیاں منسوخ کر دی گئی تھیں۔

○ وٹو کیس کی سماعت کے دوران لاہور میں وزیر اعظم نے گورنر ہاؤس میں قیام کیا ہوا تھا۔ اس دوران انہوں نے مختلف اضلاع کے ایم پی اے صاحبان سے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع کر دیا تھا۔

○ پیپلز پارٹی کے سینیٹر جہانگیر بدر نے کہا ہے کہ نواز یا وٹو کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ لیکن انہیں اقتدار کے خواب دیکھنے سے تو نہیں روکا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ وفاق یا پنجاب کی حکومتوں کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ آزاد گروپ والے "بابے" ہمارے بزرگ ہیں۔ ان کا بہت احترام کرتے ہیں۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے نالائق اور سازشی منظور وٹو کو دوبارہ اقتدار نہیں ملے گا۔ ہم نے اقتدار پلیٹ میں رکھ کر ان کو پیش کیا مگر وہ اسے سنبھال نہیں سکے۔ انہوں نے وزیر اعظم بننے کے خواب دیکھنے شروع کر دیئے۔

○ سابق وزیر اعلیٰ پنجاب منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے جو زبان استعمال کرنی شروع کر دی ہے وہ ان کی فرسٹریشن کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے کبھی وزیر اعظم سے ان کی مہربانی طلب نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ میں ٹکئی جیسا کردار ادا نہیں کر سکتا تھا۔

○ بنگلہ دیش کی وزیر اعظم مسز حسینہ واجد نے کہا ہے کہ پاکستان اور بنگلہ دیش کے درمیان اقتصادی تعلقات بڑھنے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ سارک کے رکن ممالک کے درمیان اقتصادی تعاون کو فروغ دینے کے سلسلے میں پاکستان کا کردار قابل تعریف ہے۔ ہمیں امید ہے یہ مثبت کردار جاری رہے گا۔ بنگلہ دیش کی وزیر اعظم نے وطن واپس جاتے ہوئے کراچی میں مختصر قیام کیا۔ ہوائی اڈے پر ان کا استقبال سندھ کے گورنر نے کیا۔

○ ایوان صدر کے ترجمان نے ایک بیان میں کہا ہے کہ صدر مملکت سپریم کورٹ میں تبدیلیاں لانے کے منصوبے میں شریک نہیں ہیں ترجمان نے کہا ہے کہ اس بارے میں اخبارات میں شائع شدہ خبروں میں کوئی صداقت نہیں ہے۔

○ سابق نگران وزیر اعظم غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ تبدیلی کے کوئی آثار نہیں ہیں۔ حکومت اور اپوزیشن ملکی مفاد میں تلخیاں کم کر دیں۔ مڈٹرم الیکشن کا کوئی جواز نہیں۔ پہلے کئی مڈٹرم ہو چکے ہیں۔ نگران سے قوم کو کیا ملا۔ اگر کوئی تبدیلی کا خواہاں ہے تو آئینی راستہ اختیار کرے۔ اپوزیشن کے لانگ مارچ کے پروگرام سے آزاد گروپ کا کوئی تعلق نہیں۔

○ مسٹر منظور وٹو کے وکیل مسٹر ایس ایم ظفر نے کہا ہے کہ اگر جج صاحبان چاہتے تو وٹو کیس کی سماعت چھٹیوں میں جاری رکھ سکتے تھے۔ التواء افسوسناک ہے تاہم انہوں نے کہا کہ التوا سے سپریم کورٹ کے فیصلے یا ان کی ہدایات کی توہین کا پہلو نہیں نکلتا۔

○ امریکہ کی خفیہ ایجنسیوں نے دعویٰ کیا یہ کہ سعودی عرب کے بم دھماکے کے ملزمان نے پاکستان میں پناہ لے لی ہے۔ بھارتی اخبار انڈین ایکسپریس نے کہا ہے کہ ان ایجنسیوں کی رپورٹ کے مطابق پاکستان مشرق وسطی کے دہشت گردوں کا بہت بڑا اڈہ بن چکا ہے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ فوجی یا عدالتی مارشل لاء کی کوئی گنجائش نہیں۔ جمہوریت قائم ہے۔ تمام ادارے قانون اور آئین کے مطابق آزادانہ کام کر رہے ہیں انہوں نے کہا کہ عدالتیں ماضی میں آج کی طرح فیصلے کرتیں تو ملکی تاریخ کا نقشہ کچھ اور ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ بلدیاتی انتخابات ہر صورت میں ستمبر میں ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ منظور وٹو سے کوئی خطرہ نہیں تاہم انہوں نے کہا کہ ہم حامد ناصر چٹھہ کی شکایات دور کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ آزاد گروپ سے مشورے اور راہنمائی لیں گے۔

○ پنجاب اسمبلی کے ڈپٹی قائد حزب اختلاف مسٹر پرویز الٰہی نے کہا ہے کہ نیا بلدیاتی نظام یک جماعتی نظام کی سازش ہے۔ اپوزیشن اس کے پرزے اڑا دے گی۔

○ ایک اخبار کے مطابق وزیر اعظم نے منظور وٹو سے بچنے کے لئے لانگ ٹرم پالیسی بنانے کی ہدایت کر دی ہے۔ اپوزیشن کے ارکان توڑنے کے لئے فری ہینڈ دے دیا گیا ہے۔ مسلم لیگ پی ڈی پی اور سپاہ صحابہ کے ارکان پر بھی توجہ دی جائے گی۔ مزید وزراء کو کابینہ میں شامل کیا جائے گا۔ ترقیاتی پیکیج دیئے جائیں گے آصف زرداری ہر ماہ لاہور آ کر ارکان سے ملاقات کیا کریں گے۔ مسلم لیگی ارکان توڑنے کا ٹاسک مسٹر ٹکئی کو دے دیا گیا کیونکہ وہ پہلے بھی "کارکردگی" دکھا چکے ہیں۔

○ جوہر آباد میں ایک وحشی نوجوان نے ماں' باپ اور تین بھائی بہنوں کو سوتے میں ہلاک کر دیا۔ قاتل نے خود اہل محلہ کو اطلاع دی اور تھانے پیش ہو گیا۔

○ اے این پی کے رہبر خان عبدالولی خان نے کہا ہے کہ اسمبلیاں بکاؤ مال بن گئی ہیں۔ آئین اور جمہوریت کا کوئی وجود نہیں رہا۔ پاکستان میں جنگل کا قانون نافذ ہے۔ کرپشن سے ہر محب وطن پریشان ہے۔ اندھیر نگری میں روشنی کی واحد کرن عدلیہ ہے۔ سپریم کورٹ نے ثابت کر دیا ہے کہ تبدیلی آ سکتی ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ علماء اور مشائخ کا تعاون مسلم لیگ کے لئے باعث سعادت ہے۔

○ دہلی میں امریکی سفیر نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں انتخابات بھارتی الیکشن کمیشن نے بھی تسلیم نہیں کئے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اور بھارت کے بات چیت پر آمادہ ہو جانے کا کریڈٹ بے نظیر کو جاتا ہے۔

ضروری اعلان

ہمارا دواخانہ مطب حمید مشہور دواخانہ 14/2 دارالبرکات سے تبدیل ہو کر چند قدم آگے کوٹھی نمبر1 دارالعلوم چلا گیا ہے۔ فون نمبر555
مینجر مطب حمید مشہور دواخانہ اقصیٰ چوک ربوہ
فون نمبر دوکان 906

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز : میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف
فون = دوکان 212837 = گھر 212175

بیرون ممالک کے خصوصی رعائتی ٹکٹ اور سفری معلومات کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کے لئے ہر وقت حاضر ہیں
آپ کی خدمت ہمارا نصب العین
حبیب ایکسپریس انٹرنیشنل
3-A بیول پلازہ فضل الحق روڈ بلیو ایریا اسلام آباد
فون دفتر 275757 294930 270704
ٹیلیکس TLX-54592 PD. ISD

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا — **اکسیر اولاد نرینہ** (رجسٹرڈ)
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے — ۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
ساکنٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534